باب: 35

امام ابن حنبلؒ

(Imam ibn Hanbal ra, 781-856 AD)

ابن حنبلؒ کا نام احمد، اور کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ آپ کو شیخ الاسلام، امام المسلمین اور قدوۃ المتقین کے القابات سے نوازا گیا۔ آپ ربیع الاول سنہ 164 ھ میں بغداد کے شہر میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام محمد بن حنبل ہے۔ آپ کی پیدائش کے دو سال بعد آپ کے والد انتقال کر گئے۔ یوں آپ کی پوری نگہداشت آپ کی والدہ نے کی۔

ابتدائی تعلیم بغداد میں ہوئی۔ تقریباً 15 برس کی عمر میں حدیث کی سماعت شروع کی۔ آپ کے پہلے استاد امام ابو یوسفؒ تھے۔ امام شافعیؒ بھی آپ کے استاوں میں سے تھے۔ بعد میں اور محدثین سے بھی استفادہ کیا۔ ان کے علاوہ آپ کے اساتذہ میں بشر بن المفضل، اسماعیل بن علیہ، سفیان بن عینیہ، یحییٰ بن سعید، الطبالسی اور عبد اللہ بن نمیر شامل ہیں۔ آپ سے روایت کرنے والوں میں امام بخاری، مسلم، ابو داؤد، اسود بن عامر اور یزید بن ہارون ہیں۔ اِن لوگوں نے اپنے پاس کا سرمایۂ حدیث، امام احمد بن حنبلؒ کو دیا اور ان کے پاس سے ان کا سرمایۂ حدیث حاصل کیا۔

آپ نے سنہ 180ھ سے سنہ 198 ھ کے دوران کئی بار حج کئے۔ ایک بار تو تقریباً پورے سال ہی آپ کا مکہ میں قیام رہا۔ 199ھ میں آپ یمن گئے اور حضرت عبد الرزاق محدث سے حدیثیں سنیں۔ اس درس میں آپ کے ساتھ امام الجرح، امام اہل المشرق اسحٰق راہو وغیرہ بھی شریک ہوتے تھے۔ اس کے بعد آپ عراق واپس پہنچے لیکن اس بار بغداد کی بجائے آپ نے کوفہ میں سکونت اختیار کی۔

امام ابن حنبلؒ کی تصانیف میں کتاب العمل، کتاب الناسخ و المنسوخ، کتاب الزاہد، کتاب المسائل کتاب الفضائل، کتاب المناسک اور کتاب الایمان زیادہ مشہور ہیں۔ امام صاحب کی سب سے معظم کتاب " کتاب المسند " ہے، جس میں آپ نے ہزاروں حدیثوں کو جمع کیا ہے۔ حنبل بن اسحٰق نے روایت کی کہ میرے چچا امام احمد فرماتے تھے "۔۔میں نے اس میں 50,700 سے کچھ زیادہ ہی حدیثیں جمع کی ہیں۔ اگر مسلمان، رسول اکرمؐ کی کسی حدیث میں جھگڑیں تو انہیں اس میں تلاش کرنا چاہیے۔ اگر پالیں تو صحیح سمجھیں اور نہیں تو نہیں۔۔"۔

Siddiqui Publications

اسی بات کو آپ کے صاحبزادے عبد اللہ نے بھی بیان کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ آپ تو حدیث کی کتابت کو مکروہ سمجھتے تھے، پھر یہ مسند کیوں لکھی۔۔۔؟ فرمایا، اس لیے کہ لوگ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی حدیث میں اختلاف کریں تو اس کی طرف رجوع کریں۔ تاہم ابو موسیٰ المدینی کہتے ہیں کہ یہ کیونکر کہا جاسکتا کہ کتاب المسند میں "سب کچھ" ہے۔

عباسی حکمران مامون الرشید کے عہد میں معتزلہ فرقہ، مامون کے بہت قریب آچکا تھا۔ خلیفہ ان کی صحبت میں بیٹھ کر مناظرے کرنے اور دین کے متفق علیہ مسائل کو بھی رَد کرنے اور کرانے کا شوقین ہو گیا تھا۔ اُن دنوں معتزلی علماء کی ایک جماعت نے قرآن کو مخلوق اور حادث قرار دے دیا اور مامون کو اکسایا کہ وہ پوری اُمت کو بھی اس کا قائل ہونے پر مجبور کرے۔ زیادہ تر نے تو مجبوراً اسے مان لینے میں ہی عافیت جانی لیکن کچھ نے اس بات کی بھرپور مدافعت کی۔ ان میں خصوصیت کے ساتھ امام احمد بن حنبلؒ کی ذاتِ گرامی تھی۔ محمد بن نوح نیشاپوری نے بھی آپ کا بھرپور ساتھ دیا۔ مامون الرشید نے ان دونوں کو اپنے دربار میں طلب کیا۔ لیکن پیشتر اس کے کہ مامون ان کے خلاف کچھ کرتا خود مامون ہی کو موت نے آلیا۔ اس کے بعد معتصم نے عنانِ حکومت سنبھالی۔ معتصم نے احمد بن حنبلؒ اور محمد بن نوح نیشاپوری کے پیروں میں بیڑیاں ڈال کر انہیں بغداد بھیج دیا۔ راستے میں محمد بن نوحؒ انتقال فرماگئے۔ امام صاحبؒ بغداد کی جیل میں کوئی دو سال کے قریب بیڑیوں سمیت بند رہے۔ پھر ایک روز آپ کو معتصم کے پاس لایا گیا۔ اُس نے آپ کا موقف دریافت کیا۔ امام احمدؒ نے فرمایا "۔۔ قرآن، علم اللہ ہے۔ اور جس نے اللہ کے علم کو مخلوق کہا اس نے کفر کیا۔۔"۔ اس بات پر امام صاحب اور معتزلی علماء کا تین روز تک مناظرے کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ آپ نے ہر طرح کے دلائل سے انھیں زیر بھی کر دیا لیکن پھر بھی خلیفہ معتصم نہ مانا۔ امام صاحب کو اتنے کوڑے مارے گئے کہ آپ شدید زخمی ہوگئے پھر بھی آپ کسی طور اپنے موقف سے ہٹنے کو تیار نہ ہوئے۔ تھک ہار کر معتصم نے آپ کو بغداد واپس بھیج دیا۔ امام احمدؒ اس واقعہ کے بعد گھر پہنچے۔ پہلے اپنے زخموں کا علاج شروع کیا۔ اللہ نے شفا دی۔ لیکن پھر ایسے گوشہ نشین ہوئے کہ درسِ حدیث تک سب موقوف ہوگئے۔ یہ صورت خلیفہ معتصم اور اس کے بعد خلیفہ واثق محمد کے زمانہ تک جاری رہی۔ جب متوکل علی اللہ برسرِ اقتدار ہوئے تو لوگ اس بات سے خوش ہوئے کہ وہ معتزلہ فرقہ کی بجائے اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھتے تھے۔ خلیفہ متوکل علی اللہ نے اپنی طرف سے امام کا خیال بھی رکھا اور آپ کے احترام میں کوئی کمی بھی نہ چھوڑی۔ تاہم ان کے نائبین نے آپ کو ساری زندگی پریشان ہی رکھا۔

Siddiqui Publications

امام احمد ابن حنبلؒ کے ایک شاگرد مسدد بن مسرم جب اُس وقت کے پھیلے ہوئے رافضی فرقے کے فتنوں اور معتزلہ کے خلق قرآن کے مسائل کی عام بحثوں سے چکرائے تو انہوں نے اپنے استاد سے خط لکھ کر دریافت کیا کہ آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح سنت مبارکہ ہے کیا۔۔۔۔؟ جواباً امام صاحبؒ نے جو کچھ لکھا اس سے امام صاحب کے عقائد ہمارے سامنے آتے ہیں۔ آپ کے خط کے بنیادی نکات درجہ ذیل ہیں ۔۔۔ایک طرح سے ان نکات کو حنبلی مذہب کی تفصیل بھی کہا جاسکتا ہے۔

- قرآن پر کسی چیز کو مقدم نہ کرو۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور غیر مخلوق ہے۔ لوحِ محفوظ میں جو ہے وہ بھی غیر مخلوق ہے۔ جس نے انہیں مخلوق کہا وہ کافر ہے۔
- اللہ کے کلام کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا مرتبہ ہے۔ اور آپؐ کی حدیث کے ساتھ صحابہؓ اور تابعین کے آثار بھی قابل قبول ہیں۔
- ایمان، قول و عمل کا نام ہے۔ ایمان، نیکی کرنے سے بڑھتا ہے اور برائی کرنے سے گھٹتا ہے۔ کبھی انسان ایمان سے نکل جاتا ہے مگر جب توبہ کرتا ہے تو ایمان اس میں آجاتا ہے۔
- اگر کسی شخص نے کسی فرض کو اپنی لاپرواہی سے ترک کردیا تو اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ اسے بخش دے یا عذاب کرے۔
- قضاوقدر، خیر وشر اور اچھا وبرا، سب ہی اللہ کی طرف سے ہے۔
- اللہ نے جنت اور جنت والوں کو، یا دوزخ اور اہل دوزخ کو، سارے عالم کے پیدا کرنے سے قبل ہی پیدا کیا۔
- جس نے یہ گمان کیا کہ جنت کی نعمتوں یا دوزخ کے عذاب کو فنا ہے اس نے کفر کیا۔
- آنحضرتؐ کی شفاعت سے ایک جماعت دوزخ سے نکل کر جنت میں جائے گی۔
- اہلِ جنت اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کا دیدار کرسکیں گے۔
- دجال یقینی اس امت میں نکلے گا۔
- عیسیٰ ابن مریم اس دنیا میں ظہور پذیر ہونگے۔
- دس حضرات جنتی ہیں۔ ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، سعدؓ، سعیدؓ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور ابوعبیدہ بن جراحؓ کو میں نے اس لیے جنتی کہا کیونکہ رسول کریمؐ نے ان کو جنتی کہا۔

Siddiqui Publications

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے عیوب بیان کرنے اور اُن کے آپس کے تنازعات کا ذکر کرنے سے اپنی زبان کو روکو۔ جب کہ ان کہ فضائل بیان کیا کرو۔
- نکاح، ولی، ناکح اور دو گواہوں کے بغیر صحیح نہیں۔
- متعہ، قیامت تک کے لیے حرام ہے۔
- نماز میں رفع یدین کرنا، آمین بالجہر کہنا اور مسلمان امراء کے لیے دعا کرنا، حسنات ہیں۔
- مسجد میں جانے کے بعد دو رکعت نماز تحیۃ المسجد پڑھنا ضروری ہے۔
- وتر ایک رکعت ہے۔
- نماز، چاہے وہ جمعہ ہو یا عیدین، ہر اچھے اور برے کے پیچھے جائز ہے۔ اُس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔
- ہر اہلِ قبلہ کی نمازِ جنازہ پڑھو۔
- اصولِ سنت، ہمارے نزدیک وہ ہیں جن پر اصحابِ رسولؐ تھے۔ اور انہیں کی اقتدا کرنی چاہیے۔ اور بدعت کو چھوڑنا چاہیے کیونکہ ساری بدعتیں گمراہی ہیں۔
- اعمال میں سوائے نماز کے اور کسی عمل کو ترک کرنے سے کفر لازم نہیں آتا۔
- ہر امیر اور والی کی اطاعت لازم ہے، چاہے وہ برے ہوں یا اچھے۔ ہر وہ شخص جو خلیفہ بنایا گیا یا غلبہ سے بھی خلیفہ ہو گیا، وہ خلیفۃ المسلمین ہے۔ کسی امیر کے فسق کے سبب اس کے ساتھ جہاد و غزوات سے رکنا نہیں چاہیے۔ اسی طرح مالِ غنیمت کی تقسیم اور حدودِ شرعی کا قیام، یہ سب امیر کا کام ہے۔

عرب کے بعض خطوں میں حنبلی مذہب رائج ہے۔ آج کل حکومت سعودی عربیہ کا سرکاری مذہب بھی یہی ہے۔

امام احمد ابن حنبلؒ کا انتقال طویل علالت کے بعد سنہ 241ھ میں ہوا۔

Siddiqui Publications